سوال

(338) بیوی، بچوں کے حصص

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے والد محترم جب فوت ہوئے تو ان کی بیوہ، تین بیٹے اور چار بیٹیاں موجود تھیں، ترکہ میں انہوں نے ایک مکان چھوڑا جس کی مالیت تقریباً دو کروڑ ہے، اس ترکہ کو پس ماندگان میں کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرحوم کی اولاد موجود ہے، اس لیے بیوہ کو کل ترکہ سے آٹھواں حصہ دیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَاِنْ کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ [1]

’’اگر تمہاری اولاد ہو تو بیویوں کو تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا۔‘‘

بیوہ کو حصہ دینے کے بعد باقی ترکہ کو اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ایک لڑکے کو لڑکی سے دوگناہ حصہ ملے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ ١ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ١ [2]

’’اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔‘‘

مرحوم کے ترکہ مکان کی مالیت دو کروڑ ہے اس کا آٹھواں حصہ پچیس لاکھ بیوہ کو دیا جائے، باقی ایک کروڑ پچھتر لاکھ کو تین بیٹوں اور چار بیٹیوں میں تقسیم کرنے کے لیے باقی ماندہ ترکہ کے دس حصے کیے جائیں، ایک حصہ سترہ لاکھ پچاس ہزار فی لڑکی اور پینتیس لاکھ فی لڑکے کے حساب سے اسے تقسیم کر دیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء/۴: ۱۲۔

[2] النساء/۴: ۱۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:294

محدث فتویٰ